

خواجہ محمد حسن جان سرہندی

حاجی حافظ خواجہ محمد حسن جان سرہندی نقشبندی سندھ کے مشہور مجددی سرہندی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ ان کے والد ماجد حضرت خواجہ حاجی عبدالرحمن قندھاری نقشبندی اور جدِ امجد حضرت حاجی شاہ عبدالقیوم مجددی نقشبندی اپنے وقت کے مقتدر علماء تھے کرام اور ممتاز مشائخ دین میں سے تھے۔ خواجہ محمد حسن کا سلسلہ نسب حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے واسطے سے سیدنا حضرت عمر فاروقؓ سے ملتا ہے؛

خواجہ محمد حسن ابن خواجہ عبدالرحمن ابن شاہ عبدالقیوم ابن شاہ محمد فضل اللہ ابن شاہ ابن شاہ غلام نبی ابن شاہ غلام حسن ابن شاہ غلام محمد مصوم ثانی ابن شیخ محمد اسمعیل ابن شیخ محمد صبغت اللہ ابن خواجہ محمد مصوم ابن مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی الفاروقی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔

خواجہ عبدالرحمن مجددی فاروقی حضرت خواجہ عبدالرحمن کے سب سے بڑے فرزند تھے۔ ان کی ولادت ۶ شوال المکرم ۱۲۷۸ھ کو قندھار (افغانستان) میں ہوئی۔ ۱۲۹۵ھ میں افغانستان میں انقلاب آیا۔ ۱۲۹۷ھ کے پُر آشوب دور میں خواجہ عبدالرحمن نے افغانستان سے ہجرت کر کے جنوبی سندھ کے قریہ ٹکڑ (ضلع حیدر آباد) میں سکونت اختیار کی۔ ۱۳۱۲ھ میں ٹکڑ میں زبردست سیلاب آیا تو ٹکڑ کی سکونت ترک کر کے ٹکڑ و سائیں وادیں آباد ہو گئے جہاں ۱۳۱۵ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ خواجہ محمد حسن نے اپنے والد بزرگوار سے صحیح بخاری شریف سبقاً پڑھی۔ پھر قرآن کریم حفظ کیا۔ ۱۲۹۷ھ میں جب ان کے والد اہل دیال کاہ معظمہ تشریف لے گئے تو محمد حسن بھی ان

سے خواجہ عبدالرحمن کی حیات اور علمی و دینی خدمات کے لیے ملاحظہ ہوا نیس المریدین (فارسی) خواجہ محمد حسن جان سرہندی
سے شاہ عبدالقیوم کی سوانح عمری۔ ملفوظات و مکتوبات کے لیے ملاحظہ ہو، حیات قیوم از مولانا خوند امید علی ہالائی۔

سے مونس الخالصین (فارسی) مضافہ عبداللہ جان شاہ آغا سرہندی ص ۱۵۶۵

کے ہمراہ تھے۔ حج و زیارت کی سعادت حاصل کر کے خواجہ عبدالرحمن سندھ واپس آگئے، لیکن محمد حسن نے حرمین شریفین میں پانچ سال قیام کیا۔ اسی زمانے میں مولانا رحمت اللہ دہلوی المہاجر الہی کے مدرسہ صوفیہ سے عربی علوم کی تحصیل کی۔ اس عرصے میں عرب و ترکان کے اساتذہ سے مستفیض ہوئے۔ علم تجوید و قرأت میں کمال حاصل کیا۔ حضرت شیخ احمد دحلان دمشقی (مؤلف فتوحات اسلامیہ، سیرت نبویہ، تقریب الاصول وغیرہ) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور استفادہ کیا۔ انہی دنوں شیخ المحمّدین حضرت شاہ عبدالغنی دہلوی مجددی ولد شاہ ابوسعید مجددی اور حضرت مفتی شیخ عبداللہ المسراج سے علم حدیث و فقہ میں سنہ حاصل کی۔ حضرت شیخ ابوالنصر محبت شاہی سے بھی مستفیض ہوئے۔

سلوک و صفا اور تصوف و معرفت کی تربیت اپنے صوفی منش باپ کے سایہ عاطفت و شفقت میں پائی۔ والد کی وفات کے بعد درگاہ مجددیہ ٹنڈو سرائیں داد کی مسند پر فائز ہوئے، اور علم و عرفان اور رشد و ہدایت کی روشنی سے سزاروں دلوں کو منور کیا۔ کہتے ہیں غیر مسلم بھی ان کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

حاجی حافظ خواجہ محمد حسن جان سرہندی نے پانچ مرتبہ حج بیت اللہ کا شرف حاصل کیا۔ سندھ سے عرب تک کی سیر و سیاحت کی۔ جہاں جہاں قیام فرمایا علوم ظاہری اور انکات باطنی کا بالتفصیل مطالعہ کیا۔ انھوں نے روسفر نامے تحریر فرمائے، جن میں ذاتی مشاہدات تاثرات و تجربات قلم بند کیے ہیں۔

محمد حسن سندھ کے مختلف علاقوں میں رہے اور اہل دین و اہل خیر کے تعاون سے اپنی نگرانی میں سات مسجدیں تعمیر کرائیں اور مدرسہ مجددیہ کے نام سے ٹنڈو سرائیں داد، لاڑکانہ، مہیسر، گوٹ عمر ضلع قھر پارکر میں چار مدرسے قائم کیے۔ ان مدرسوں کو حاجی محل محمد مستلوی مٹیاروٹ مخدوم حاجی حسن اللہ باٹائی، مولوی خیر محمد گھسی، مولوی عبدالقیوم بختیار پوری جیسے لائق و فائق اساتذہ کی خدمات حاصل تھیں۔ ان مدرسوں کے اکثر طلباء نے علم و فضل میں ناموری

۱۰؎ مذکورہ علمائے محال مدظلہ محمد ادریس مکی طرانی قلمی نسخہ ۱۰؎ فائق علیا فردوس، ص ۲۰۱۹

حاصل کی جن میں محمد حسن کے چار فرزند عبداللہ جان شاہ آغا، حاجی عبدالستار، حافظ ہاشم جان، اور محمد حنیف جان کی علمی و ادبی خدمات فراموش نہیں کی جاسکتیں۔

خواجہ حافظ محمد حسن سرہندی نے ۸۷ سال کی عمر میں ۲ رجب المرجب ۱۳۶۵ھ (۲ جون ۱۹۴۶ء) کو وفات پائی۔

خواجہ محمد حسن نے اپنے کتب خانے میں عربی، فارسی، اردو کی قدیم و جدید کتابوں کا بہت قیمتی ذخیرہ چھوڑا۔ مختلف علوم و فنون کے ان ذخائر میں نادر و نایاب کتب اور مخطوطات بھی شامل ہیں۔ خواجہ محمد حسن کو شعر کہنے سے زیادہ انتخاب شعر سے شغف تھا۔ کسی حادثے یا واقعہ سے متاثر ہو کر عربی یا فارسی میں شعر بھی کہہ لیتے تھے۔ وہ دلچسپی سے اساتذہ متقدمین و متوسلین کے شعروں کا انتخاب کرتے تھے۔ نظم و قطعہ رباعی، خصوصاً تاریخ گوئی میں کمال رکھتے تھے۔ خواجہ محمد حسن کی عربی و فارسی تصانیف و تالیفات کی تعداد کمپیس ہے، ان میں دو سفر نامے فارسی میں ہیں۔

پہلا سفر نامہ موسوم بہ ”پنج گنج“ ۱۳۲۰ھ میں سفر حجاز کے دوران لکھا گیا۔ پنج گنج ان پانچ رسالوں پر مشتمل ہے: (۱) سفر نامہ حرمین (۲) ادعیہ و احکام حج (۳) الاحادیث المسلسلة بالادلیۃ مع الابواب من شیعہ ابو نصر شامی (۴) شرح چہل کاف (۵) نصیحت نامہ۔ اس کتاب میں ان کے استاد محترم حضرت محمد ابو نصر شامی کے علاوہ ان اساتذہ کرام اور علمائے عظام کا تذکرہ کیا گیا ہے جن سے انھوں نے فیض حاصل کیا۔

دوسرے سفر نامے میں ۱۳۳۲ - ۱۳۳۳ھ میں عراق، شام اور حجاز کی سیر و سیاحت کا ذکر ہے۔ فارسی کی یہ کتاب غیر مطبوعہ ہے لیکن سندھی زبان میں اس کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔

مذکورہ بالا سفر ناموں کے علاوہ بعض تصانیف کے نام اور مصراحت حسب ذیل ہے:

Accession numbers
..39589.....

۱۵ رقم حضرت محمد حسن کے نواسے حکیم و پیر غلام علی الدین سرہندی اور مولانا الشیخ پائیو حبیب معجز ذکاۃ فخریہ رضویہ

درہم کتب ناد محمد حسن کا ممنون احسان ہے کہ ان دونوں حضرات کی خاص توجہ اور مہمائی کی بدولت کتب خانہ مذکورہ سے استفادہ کا شرف حاصل ہوا۔

کتاب محمد حسن کے عربی و فارسی کلام کے لیے ملاحظہ ہو: مؤنس المصلحین باب دوم

عربی - (۱) طریق النجات مع اردو ترجمہ - (مطبوعہ)

اصل عبارت کے بالمقابل ان کے لائق فرزند مولانا حافظ محمد ہاشم جان سرہندی کا اردو ترجمہ ہے۔ فاضل مصنف نے عقائد کے سلسلے میں محبت آل و اصحاب، ضرورت تقلید، تعریف بدعت وغیرہ سے متعلق عالمانہ انداز میں جامعیت کے ساتھ بحث کی ہے۔ ضخامت ۲۶۵ - مطبوعہ الفقیہ پریس امرتسر ۱۳۵ھ - یہ کتاب ترکی میں بھی چھپی ہے۔

(۲) - العقائد الصحیحہ مع اردو ترجمہ : مطبوعہ زیر اہتمام حکیم معراج الدین احمد نقشبندی مدیر اخبار الفقیہ، الفقیہ پریس امرتسر ۱۳۶۰ھ / ۱۹۴۱ء - کتاب کے سرورق پر ناشر نے اس کا تعارف کرایا ہے۔

(۳) - الاصول الاربعۃ فی تردید الوہابیہ : مطبوعہ الفقیہ پریس امرتسر ۱۳۶۴ھ یہ کتاب متحدہ ہندوستان کے علاوہ ترکی میں بھی چھپی ہے۔ تحریک خلافت کے زمانے میں خنفي و اہل سنت کے عقائد کی تائید میں لکھی گئی۔

(۴) - شفاء الامراض : (غیر مطبوعہ) سن تصنیف ۱۳۱۲ھ، مجموعہ تمام وتعوذات، وظائف ودعوات - جسمانی بیماریوں کے روحانی علاج کے طریقے بتائے گئے ہیں۔

(۵) - لغات القرآن : (غیر مطبوعہ) قرآن کریم کے مشکل الفاظ کی تشریح اور ترجمہ۔

(۶) - رسالہ در قواعد تجوید : (غیر مطبوعہ) علم قرأت کا بیان۔

(۷) - رسالہ عالم برزخ : (غیر مطبوعہ) عالم برزخ و ارواح کے بیان میں۔

(۸) - سرور المحزون - (غیر مطبوعہ) مجموعہ لطائف و ظرائف۔

فارسی - (۱) انیس المریدین : خواجہ محمد حسن کے والد حضرت خواجہ عبدالرحمن سرہندی کی سوانح اور بزرگان نقشبندیہ کے حالات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی تالیف کی ابتدا ۱۳۱۶ھ کو اذ تکمیل ۱۳۲۸ھ کو ہوئی۔ دونوں صفحات کی یہ کتاب مطبع مجددی امرتسر سے شائع ہوئی تھی۔

(۲) - انساب الانجاب : مطبوعہ مشہور عالم پریس ۱۳۴۰ھ - اس کتاب میں مصنف نے بزرگان سلسلہ مجددیہ کی تاریخ و شجرہ نسب کے علاوہ ان کی حیات و خدمات کا جائزہ لیا ہے۔

(۳) - رسالہ تسلیمیہ : مطبوعہ رفاه عام پریس لاہور نے ۱۳۵۴ھ - اس کتاب میں

کامہ طیبہ کی شرح و تفسیر۔ عقائد توحید، رسالت و نبوت، معجزے کی خصوصیات، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ، ولادت، ازدواج مطہرات، خلفاء و صحابہ کرام کا حال ہے۔

۴۔ تذکرۃ العلما: عرب، خراسان، سندھ و ہند کے ان اولیاء و صالحین کے تذکرے جن سے مصنف نے ملاقاتیں کیں اور مستفیض ہوئے۔ یہ کتاب ساٹھ صفحات پر مشتمل ہے۔

۱۳۴۸ھ میں مطبع نظامی کانپور سے شائع ہوئی۔ اس کا اردو ترجمہ بھی موجود ہے۔

۵۔ رسالہ در علم قرأت۔ (غیر مطبوعہ)۔ فن قرأت و تجدید کے بیان میں۔

۶۔ شرح حکم: اصل کتاب عربی زبان میں ہے۔ اس کے مصنف شیخ عطاء اللہ اسکندری

ہیں۔ اس کا موضوع علم توحید و معاملات بعد و مقبوض ہے۔ خواجہ محمد حسن نے آسان فارسی میں اس کی شرح لکھی ہے۔ یہ شرح ۱۳۴۴ھ میں مکمل ہوئی اور ۱۳۵۴ھ میں مطبع اخبار الفقیہ امرتسر سے چھپی۔

۷۔ عجائب المقدورات۔ مطبوعہ۔ ان امور نادرہ کے بیان میں جو خود مؤلف نے دیکھے۔

۸۔ بیان اوقاف: غیر مطبوعہ: لفظ وقف کی تشریح کے ساتھ ساتھ اسلامی نقطہ نظر سے

اوقاف کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۹۔ انتخاب رباعیات عمر خیام (قلمی نسخہ)

۱۰۔ انتخاب دیوان مرزا صاحب اصفہانی (قلمی نسخہ)

ارمغان شاہ ولی اللہ: پروفیسر محمد سرور

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جلیل القدر عالم اور رفیع المرتبت مصنف تھے۔ انہوں نے تفسیر، حدیث، شروح حدیث، فقہ اور تصوف وغیرہ تمام عنوانات پر کتابیں لکھیں اور احکام شریعت کی حکم و مصالح کی روشنی میں وضاحت کی۔ ارمغان شاہ ولی اللہ ان کے افکار و تعلیمات کا بہترین مجموعہ اور ان کی عربی و فارسی کتابوں کا ایک عمدہ انتخاب ہے جو اردو کے قالب میں ڈھال کر قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے۔ علامہ ازیں اس میں شاہ صاحب اور ان کے بزرگوں اور مشائخ کے سوانح حیات بھی دیئے گئے ہیں صفحات ۲۰۱ قیمت ۱۸ روپے

ادارہ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ لاہور